نام نہاد مولوی طاہر ضیاء وہابی کے

سات جھوٹ اور ان کی حقیقت

مولانا محمد ارشد قادری کاموں کے

دسمبر 2009 کے شمارہ ماہنامہ ندا الاحسان میں ایک پر فریب مضمون نظر سے گزرا جس کا عنوان تھا ''میں اہلحدیث کیسے ہوا'' جسکا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے دینی تعلیم جامعہ حنیفہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں الحاج ابوداؤد محمد صادق وغیرہ سے حاصل کی اور دورہ حدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کے پاس پڑھا دورہ تفسیر القرآن راولپنڈی میں سید حسین الدین شاہ کے پاس پڑھا میرا سلسلہ بیعت امیر شریعت خواجہ حمید الدین سیالوی سے رہا اور فن مناظرہ مولانا عبد التواب صدیقی صاحب سے سیکھا اور اہل سنت کی جماعت مسجد اللہ اکبر غنی پارک فیصل آباد روڈ سرگودھا میں 2000 سے 2008 تک بطور خطیب رہا۔ جماعت اہل سنت میں بطور ناظم اعلیٰ پنجاب کی سطح پر کام کیا۔ عالمی تنظیم اہل سنت میں کام کیا۔ جمعیت علماء پاکستان میں پنجاب کی سطح پر کام کیا پھر اللہ نے شرح صدر فرمایا میں اہلحدیث ہوا اور اس کا سبب اعلیٰ حضرت کی عبارت بنی کہ انبیاء کرام کی قبور میں ان کی ازواج مطہرات کو پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔ اس عبارت میں سراسر انبیاء کرام کی گستاخی ہے۔ احمد رضا جن وہابیوں کو کافر سمجھتے رہے ان سے ایسی کوئی گستاخی ثابت نہیں بلکہ مولانا احمد رضا نے ایک پوری کتاب وہابیت کے کفر پر لکھ دی اور اس کتاب کا نام خادم الحرمین ہے۔ وہابی اگر گستاخ ہیں تو مذکورہ عبارت کی وجہ سے احمد رضا کیسے مسلمان ہیں۔ اس عبارت کو لے کر دو سال تک یعنی 2008 تک درج ذیل علماء کے پاس گیا شیخ الحدیث علامہ اشرف سیالوی، علامہ سعید اسد، علامہ فیض احمد اویسی، مفتی ظریف القادری، مفتی حاکم علی رضوی، پیر نصیر الدین گولڑوی، خواجہ حمید الدین سیالوی، پیر کبیر علی شاہ آف موہڑہ شریف اور ان کے علاوہ متعدد علما کے پاس گیا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر کار علامہ سعید اسد کی اس اسٹیٹمنٹ کے بعد کہ تحقیق علما کا کام ہے۔ یہ جائز نہیں کہ ہم اتنے بڑے مجدد کی تحریر پر شک کریں۔ میں نے پروفیسر طالب

الرحمٰن شاہ آف راولپنڈی کے ہاتھ پر توبہ کی اور مسلک اہل حدیث کو قبول کرلیا

تبصرہ

یہ وہ باتیں ہیں طاہر ضیا صاحب جن کی وجہ سے غیر مقلد اہل حدیث ہوا۔ اب ہم اس مذکورہ تحریر کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور پھر صاحب عقل کو انصاف کی دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہم نے ایک دن اللہ کی عدالت میں حاضر ہونا ہے اور جھوٹے پر خدا کا لعنت اور سچے پر خدا کی رحمت ہوگی۔ اگر کوئی بزعم خود عالم دین کہلانے والا کذب بیانی سے کام لے تو اسے شرم سے ڈوب مرنا چاہیے۔ کاش غیر مقلدین حضرات طاہر ضیا کی زندگی سے واقف ہوتے تو وہ ان کو اپنی جماعت میں قبول نہ کرتے۔ ذیل میں طاہر ضیا وہابی کے جھوٹ ملاحظہ کریں۔

طاہر ضیا کا پہلا جھوٹ

طاہر ضیاء کا کہنا ہے کہ انہوں نے راولپنڈی میں سید حسین الدین شاہ صاحب سے دورہ تفسیر القرآن پڑھا ہے۔

اس کے بارے میں بندہ نے جب سید حسین الدین شاہ صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کبھی راولپنڈی میں دورہ تفسیر القرآن نہیں پڑھایا۔

طاہر ضیا نے کہا ہے کہ دورہ تفسیر القرآن راھوالی اور راولپنڈی میں سید حسین الدین شاہ کے پاس پڑھا ہے۔ چونکہ بندہ طاہر ضیا کو اچھی طرح جانتا ہے اگر طاہر ضیا صاحب مضارع کی گردان سنادیں تو مان لوں گا کہ یہ پڑھے ہیں اگر نہ سناسکیں تو لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین پڑھ کر سینے پر دم کریں۔

طاہر ضیاء کا دوسرا جھوٹ

طاہر ضیا نے کہا کہ دورہ حدیث شریف فیصل آباد جامعہ رضویہ میں مولانا غلام رسول سعیدی کے پاس پڑھا۔ جس جاہل کو اتنا بھی علم نہیں کہ علامہ غلام رسول سعیدی (شارح مسلم) فیصل آباد نہیں دارالعلوم کراچی میں ہوتے ہیں۔ اس سے بڑا کاذب کون ہوسکتا ہے۔

طاہر ضیا کا تیسرا جھوٹ

طاہر ضیاء صاحب نے فن مناظرہ علامہ علامہ عبد التواب صدیقی صاحب سے

سیکھا راقم الحروف کے علامہ عبد التواب صدیقی صاحب سے پرانے اور قریبی تعلقات ہیں۔ میں نے جب آپ سے طاہر ضیا کی بات کی تو آپ نے فرمایا مناظرہ سیکھنا سکھانا تو دور کی بات ہے میں اس شخص کو شکل سے بھی نہیں جانتا۔ طاہر ضیاء وہابی صاحب کیا ایسے جھوٹ بول کر اپنے مذہب کی سچائی ثابت کی جاتی ہے؟؟

سلسلہ ارادت کے بارے ضیا چشتی صاحب فرماتے ہیں کہ میں امیر شریعت خواجہ حمید الدین کا مرید تھا۔ گزارش یہ ہے کہ آپ مرید تو تھے لیکن آپ نے فہد جوئیہ والا واقعہ نہیں لکھا کہ میں نے اس بچے کے ساتھ کیا ظلم و زیادتی کی اور کیوں بیعت (ٹوٹی) (العاقل تکفی الاشارہ) عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہے۔ طاہر ضیاء صاحب اگر اب بھی جھوٹ سے باز نہ آئے تو آپ کے سارے پول کھول دوں گا۔

غیر مقلدین کے مجلہ ندا الاحسان کے مطابق طاہر ضیا صاحب براہ راست اہل سنت سے 23 سال کے بعد غیر مقلد ہوئے ہیں۔ اوراب بندہ کے سامنے مولانا غلام اللہ خان کا ماہنامہ تعلیم القرآن دسمبر 2008ء کا شمارہ ہے۔ جو راولپنڈی سے دیوبندی شائع کرتے ہیں۔ اس کے صفحہ 45 پر طاہر ضیا چشتی صاحب کا دیوبندی مماتی ہونے کا اعلان شائع ہوا ہے۔ سرخی یہ ہے کہ بریلویت سے دیوبندیت تک کا سفر اس میں لکھا ہے کہ میں (طاہر ضیا) نے محمد حسین نیلوی کے بیٹے احمد حسن نیلوی کے ہاتھ پر دیوبندیت کو حق تصور کرتے ہوئے قبول کیا۔ اب میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ یہ فراڈ اور دھوکہ آپ نے ندالاحسان میں کیوں نہیں لکھا۔ (جاری ہے)

روزنامہ جنگ لاہور میگزین ۲۷ر فروری ۱۹۸۷ء بروز جمعہ ص: ۲۲

عبد الغفار، شیخوپورہ

س۔۔۔ ۱۲ ربیع الاول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا اور وفات کا دن ہے' ایک طرف تو خوشی ہے اور دوسری طرف غمی ہے کیا اس دن جشن منانا بہتر ہے یا کہ غمی اور افسوس کرنا بہتر ہے؟

ج۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کے بعد بھی زندہ ہیں بلکہ پہلی حیات سے انتقال کے بعد کی حیات زیادہ قوی ہے' اس لئے غمی کا سوال پیدا نہیں ہوتا یہ بھی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔۔۔

اگر معترضین بضد ہیں کہ وفات ۱۲ر ربیع الاول ہی کو ہوئی تو اُن کے لئے مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور لکھتے ہیں کہ غم منانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

آخری قسط

نام نہاد مولوی طاہر ضیاء وہابی کے 7 جھوٹ اور ان کی حقیقت

مولانا محمد ارشد قادری (جامعہ ریاض المدینہ کاموںکے) ضلع گوجرانوالہ

طاہر ضیا وہابی کا چوتھا جھوٹ

ندا الاحسان میں یہ آدمی غیر مقلد ہوا اور تعلیم القرآن میں یہ دیوبندی ہوا دونوں میں تحریر ہے کہ ضیا صاحب نے جماعت اہل سنت کے صوبائی ناظم اعلیٰ اور تنظیم اہل سنت کے اہم عہدے پر کام کیا اور جمعیت علما پاکستان میں اہم عہدے پر کام کیا ان تینوں مذکورہ تنظیموں میں طاہر ضیا صرف اپنی رکنیت ثابت نہیں کرسکتا چہ جائیکہ اہم عہدوں پر کام کرنا تو دور کی بات ہے اتنی بڑی کذب بیانی غیر مقلد وہابی طاہر ضیا کو ہی زیب دیتی ہے۔

طاہر ضیا کے دیوبندی ہونے کی وجہ تعلیم القرآن میں ملاحظہ فرمائیں۔ تو ان کے جھوٹ مزید سامنے آئیں گے۔ 27 مئی 2009 کو انہیں طاہر ضیا صاحب کا مولانا محمد متاع صدیقی صاحب آف کاموںکے سے نور و بشر کے موضوع پر مناظرہ طے ہوا جس میں بندہ بطور صدر تھا اور طاہر ضیا وہابی اس وقت دیوبندی مماتی تھا اور مناظرہ کیے بغیر بھاگ گیا اس کا ذکر ''ندا الاحسان'' میں کیوں نہیں کیا۔ اور یہ کذب بیانی کیوں؟

طاہر ضیاء وہابی دیوبندی کا پانچواں جھوٹ

تعلیم القرآن میں لکھا کہ جب دیوبندی ہوا تو مجھے اہل سنت نے مکان اور گاڑی کا لالچ دیا کہ آپ دوبارہ سنی ہو جائیں۔ انتہائی افسوس کہ اتنا بڑا جھوٹ کسی ایک آدمی کا نام لیں جس نے آپ کو لالچ دیا ہو مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے کہ آپ نے علامہ متاع صدیقی صاحب سے کہا کہ علامہ عبد التواب صدیقی سے میری بات کروائیں وہاں میں دوبارہ سنی ہونے کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ راقم الحروف اور متاع صدیقی صاحب نے واضح طور پر کہا کہ بات کرنی ہے۔ تو ہم حاضر ہیں اور پھر 12 اکتوبر 2009 کو میرے ساتھ گستاخانہ عبارات پر مناظرہ طے کرنے کے باوجود راہ فرار اختیار کی میں آج بھی اپنی بات

پر قائم ہوں کہ طاہر ضیا صاحب جب چاہیں جس موضوع پر چاہیں بات کرلیں بندہ ہر وقت تیار ہے۔

تعلیم القرآن اور ندالاحسان دونوں میں لکھا کہ میں اعلیٰ حضرت کی عبارت کی وجہ سے دیوبندی اور غیر مقلد ہوا اسکا دورانیہ آپ نے کیوں ندالاحسان میں ذکر نہیں کیا؟ وہ اس لیے کہ کہیں پردہ چاک نہ ہوجائے اور سب کو معلوم نہ ہوجائے کہ طاہر ضیاء کا کوئی دین مذہب نہیں صرف دنیاوی لالچ ہے۔ تو اس نے مذاہب حق اہل سنت کو ترک کر کے دیوبندیت وہابیت اور غیر مقلدیت کی طرف ہی جانا تھا جہاں اسے دین نہیں صرف دنیا ہی میسر ہو۔

طاہر ضیا وہابی کا چھٹا جھوٹ

طاہر ضیا نے لکھا ہے کہ احمد رضا نے وہابیوں کے خلاف پوری کتاب لکھ دی خادم الحرمین اب جس عالم کو کتاب کا نام نہیں آتا اس نے غیر مقلد ہی ہونا تھا۔ کتاب کا صحیح نام حسام الحرمین ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ مذکورہ کتاب دیوبندیوں کی عبارات کے خلاف ہے قارئین آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایسا شخص علما کی صف میں آسکتا ہے۔ جو انتہا درجے کا جاہل اور جھوٹا ہو۔

طاہر ضیا کا ساتواں جھوٹ

تعلیم القرآن اور ندالاحسان میں لکھا کہ اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت متعدد علما کے پاس لے کر گیا اوران میں (پیر کبیر علی شاہ آف موہڑہ شریف،علامہ محمد اشرف سیالوی، مناظرہ اسلام علامہ سعید احمد اسد، مولانا فیض احمد اویسی، مفتی ظریف القادری، پیر نصیر الدین آف گولڑہ شریف اورخواجہ حمید الدین سیالوی شامل ہیں۔) سے کسی نے جواب نہ دیا اور جب راقم الحروف نے مذکورہ شخصیات سے اس بارے میں رابطہ کیا تو سب کا جواب یہ تھا کہ ہم اس شخص کے نام سے بھی واقف نہیں۔ چہ جائیکہ اس سے گفتگو ہوئی جس آدمی کو اتنا بھی علم نہیں کہ پیر کبیر علی شاہ چورہ شریف کے گدی نشین ہیں۔ موہڑہ شریف کے نہیں اس سے بڑا دھوکے باز کون ہوگا؟

08-01-2010 کو جامعہ مسجد اسامہ بن زید والٹن میں میری غیر مقلدین کے مناظر مولوی محمد صادق کوھاٹی ، قاری عبد الرحمٰن اورمیاں منظور احمد کے ساتھ بات ہوئی

صادق کوھاٹی نے کہا کہ بڑے بڑے بریلوی علما اہل حدیث ہو رہے ہیں۔ بندہ نے صادق کوھاٹی سے کہا کہ پورے ملک میں ایک آدمی ایسا دکھائیں جس نے دین کا علم باقاعدہ حاصل کیا ہو۔ اور وہ غیر مقلد ہوا ہو صادق کوھاٹی نے دو آدمیوں کے نام لیے پیرزادہ شفیق الرحمٰن چشتی آف جھنگ اور دوسرا نام مولانا طاہر ضیا چشتی میں نے کوھاٹی صاحب سے کہا کہ مذکورہ دونوں آدمی میرے سامنے بیٹھ کر عربی عبارات صحیح پڑھ دیں تو میں بھی اہل حدیث ہو جاؤنگا لالچی وہابیو یہ چند روزہ زندگی کی چند پیسوں کی خاطر ضائع نہ کرو پیسے کوٹھی، کاریں زندگی نہیں زندگی تو حضور ﷺ کی غلامی کا نام ہے۔ جو دنیا و آخرت وحشر میں کام آنی ہے۔ اللہ ہمیں حق سچ کہنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اور اللہ تعالیٰ وہابیوں، دیوبندیوں کے فریب سے اہل سنت کو بچائے۔

محمد ارشد قادری
ریاض المدینہ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ

حضور تمام کائنات کے مالک ومختار ہیں، دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن کا اقرار

”اللہ جل شانہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام چیزوں کے مالک ہیں۔ خواہ وہ جمادات ہوں یا حیوانات، انسان ہوں یا غیر انسان سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مملوک ہیں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ **النبی اولٰی بالمومنین من انفسهم**(الاحزاب آیت 6) (ترجمہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے خود ان کے نفسوں سے بھی زیادہ حق دار ہیں یعنی مسلمانوں کی ارواح کا ان کے ابدان پر جو قبضہ اور ملکیت کا استحقاق ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبضہ اور استحقاق فزوں تر ہے اور جب مسلمان اپنے ابدان اور اپنی املاک کے مالک ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام چیزوں کے بدرجہ اولیٰ مالک ہوں گے اسی مالکیت کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ازواج مطہرات کے درمیان باری مقرر کرنا وعدل وانصاف کرنا اور مہر دینا واجب نہیں تھا کیونکہ مالک پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔“

(ادلہ کاملہ صفحہ 134، 135 ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)